www.islamic-books786.blogspot.com/
shaikh2u.wordpress.com/

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

اسلامی بینکاری نام کے بینک
سودی بینک ہی ہیں

اوریا مقبول جان

shaikh2u.wordpress.com/

حرف راز

اوریا مقبول جان
orya.maqbool@dunya.com.pk

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

گزشتہ دو صدیوں سے سود کی معیشت پر پلنے والے ترقی یافتہ ممالک پر جب 2008ء میں معاشی بحران آیا تو ان بلند و بالا معیشتوں کی کھوکھلی عمارتیں زمین بوس ہونے لگیں۔ ابھی صرف پراپرٹی کے شعبے میں لوگوں کی زندگی بھر کی جمع پونجیاں غارت ہوئی تھیں کہ اس کا خوف امریکہ اور یورپ کی معیشتوں پر چھا گیا۔ لوگوں کا اعتماد پہلے بینکوں سے اٹھا، پھر سٹاک ایکسچینج کے حصص بے قیمت ہونے لگے اور آخر میں لوگوں نے کرنسی نوٹوں کو ردی کے ٹکڑے سمجھتے ہوئے اپنی بچت سونے اور چاندی کی صورت میں محفوظ کرنا شروع کر دی۔ بینکوں کو اپنی دکانوں کے مستقل بند ہونے اور حکومتوں کو معاشی طور پر تباہ ہونے کا خطرہ محسوس ہوا تو انہوں نے سب سے پہلے سود کو معطل کر دیا اور ابھی تک دنیا کے اکثر ترقی یافتہ ممالک میں سود کی شرح ایک فیصد کے لگ بھگ ہے، جسے انتظامی اخراجات کے طور پر وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرا قدم زیادہ چالبازی والا تھا۔ فوراً تمام بینکوں نے اسلامی بینکنگ کے نام پر کھڑکیاں کھول دیں۔ بڑے بڑے معاشی پنڈت اس کی افادیت کا درس دینے لگے۔ اس کے نفع و نقصان میں شراکت کو عیاں کرنے

② Write in Sms: F Shaikh2u & Send to 40404

لگے۔ یوں بینکوں کے سودی کھاتوں سے خوفزدہ لوگوں نے اپنی رقوم ایسے کھاتوں میں منتقل کرنا شروع کر دیں جنھیں یہ لوگ اسلامی کہتے تھے' یہاں تک کہ دنیا بھر میں تیس فیصد سے زیادہ رقوم ان کھاتوں میں جمع ہو گئیں جن میں سے بیشتر مسلمانوں کی تھیں۔ اسلامی بینکنگ اور اس کا تصور تو تین چار دہائیاں پرانا ہے اور معاشی ماہرین یہودیوں کے ایجاد کردہ اور سودخوروں کے وضع کردہ بینکنگ کے نظام پر مدت سے اسلام کا غلاف چڑھانے کی انتھک کوشش کرتے رہے ہیں' لیکن پاکستان میں اس کی ترقی اور پھیلاؤ سپریم کوٹ کے اس تاریخی فیصلے کے بعد ہوا جو 14 رمضان 1420 ہجری کے دن اس نے سنایا۔ عدالت عظمیٰ نے تمام بینکوں کے مروجہ طریقِ کار کو حرام قرار دیتے ہوئے 30 جون 2001 تک سودی بینکاری ختم کرنے کے لیے کہا۔ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ نواز شریف حکومت کی اس اپیل پر کیا جو انہوں نے اپنے پہلے دورِ اقتدار میں شریعت کورٹ کے فیصلے کے خلاف کی تھی اور جس میں سودی نظام کو جاری رکھنے کی درخواست کی تھی۔ پاکستان کو اللہ کی عدالت میں سرخرو کرنے والے ان ججوں میں جسٹس وجیہ الدین بھی شامل تھے جنہیں اسی پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ نے صدارت کے قابل نہ سمجھا۔ اللہ جب دلوں پر مہر لگا دے تو پھر پارٹی مفاد سے آگے کچھ نظر نہیں آیا کرتا۔ اس فیصلے کے بعد بینکوں کے اس کریہہ کاروبار کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کا کام تیزی سے شروع ہوا۔ مفتیان کرام، اسلامی معیشت دان اور

3 Write in Sms: F Shaikh2u & Send to 40404

بینکاری کے جغادری سر جوڑ کر بیٹھے کہ کس طرح دو سو سال پرانے اس سرمائے اور سود پر پلنے والے نظام کو مشرف بہ اسلام کیا جائے۔ سارا حسنِ ترتیب جوں کا توں رہا' چیک بک بدلی نہ کھاتے، اے ٹی ایم کا طریقہ بدلا نہ قرضہ لینے اور دینے کا معاملہ...... ہاں البتہ یہ بتایا گیا کہ ہم آپ کی آمدن کو کسی ایسے کاروبار میں نہیں لگائیں گے جس میں سود کا عمل دخل ہو۔ فقہ کی تدوین اور اجتہاد سے مضاربہ، مرابحہ، مسومہ، بیع مسلم اور اجارہ جیسے تصورات بینکنگ کی روزمرہ زندگی میں متعارف ہوئے۔ لوگوں کو ایک گونہ اطمینان ہونے لگا کہ چلو اب ہم حرام نہیں کھائیں گے نہ ہماری رقوم حرام جگہ خرچ ہوں گی۔ اس وقت ملک میں پانچ خالص اسلامی بینک کام کر رہے ہیں اور 14 کمرشل بینکوں نے اسلامی بینکاری کی کھڑکیاں کھول رکھی ہیں۔ اسلامی بینکاری اور نفع ونقصان کی شراکت پر کھاتے داری کو دیکھنے کی ذمہ داری سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ہے۔ بینکوں کے جمع کرائے گئے اعداد وشمار دیکھیں تو آپ کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائے؛ حالانکہ لوگ ان اسلامی بینکوں پر اس وجہ سے بھروسہ کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مفتی کو شرعی ایڈوائزر رکھا ہوا ہے۔

سٹیٹ بینک کے ریکارڈ کے مطابق مارچ 2013ء تک اسلامی بینکاری والے کمرشل بینکوں نے جو ریکارڈ مرکزی بینک میں جمع کرایا اس میں اسلامی بینک کاری اور سودی بینک کاری کی کوئی علیحدہ تقسیم

موجود نہیں۔ یعنی بکری اور خنزیر کا گوشت ایک جگہ جمع ہے۔ ہم حسنِ ظن رکھتے ہیں کہ انہوں نے اندرونی طور پر یہ حساب کتاب علیحدہ رکھا ہوگا' لیکن وہ اعداد و شمار جنہوں نے مجھے خوف میں مبتلا کیا وہ ہر اس شخص کے لیے پریشان کن ہیں جو اپنے سرمائے کو سود سے پاک رکھنا چاہتا ہے۔ مارچ 2013ء تک پوری اسلامی بینکنگ انڈسٹری کے اثاثہ جات 847 ارب تھے جن میں کھاتوں کی رقم 704 ارب تھی۔ اس رقم میں سے انہوں نے 666 ارب روپے اپنی مختلف سکیموں میں لگائے یعنی Invest کئے۔ میں باقی سکیموں کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا کہ یہ ایک لمبی بحث ہے۔ لیکن ان تمام بینکوں نے تقریباً 308 ارب روپے یعنی اپنی کل کھاتے داری کا 44 فیصد فیڈرل گورنمنٹ سکیورٹیز میں لگایا' یعنی حکومت پاکستان کو قرض دیا۔ وہ حکومت جو گذشتہ 50 برسوں سے خسارے کا بجٹ پیش کر رہی ہے، اُسے دی گئی رقم پر منافع کمایا' لیکن اسے عام بینکوں کے سودی منافع سے مختلف دکھانے کے لیے ''اجارہ سکوک'' کے نام سے بھول بھلیوں والا ایک طریقِ کار وضع کیا گیا۔ ''سکوک'' ایسے سرٹیفکیٹ کو کہتے ہیں جو کسی ناقابل انتقال (Tangible) اثاثے کی مالیت کے برابر ہوتے ہیں۔ دیکھئے' حکومت کو اپنے کسی ڈیم، موٹروے یا کسی اور پراجیکٹ کیلئے قرض لینا ہو تو وہ اس قرض کا معاہدہ اسلامی بینک کے ساتھ کرتی ہے جسے ''اجارہ'' کہا جاتا ہے' اس قرض کو اسلامی طریقِ تجارت میں ڈھالنے کے لیے

5 Write in Sms: F Shaikh2u & Send to 40404

ایک SPV(Special purpose vehicle) بنائی جاتی ہے جو اسی حکومتی ادارے کی ایک کاغذی کمپنی ہوتی ہے۔ وہ اس پراجیکٹ کی کنسلٹنٹ سے ویلیویشن وغیرہ کرواتی ہے، پھر وہ اس پراجیکٹ کی قیمت کے برابر سکوک شیئرز یا بانڈ جاری کرتی ہے جنہیں یہ تمام اسلامی بینک خریدتے ہیں اور منافع کماتے ہیں۔ اس کی مثال جنوری 2006ء میں جاری ہونے والے 8 ارب کے واپڈا سکوک بانڈ ہیں جنہیں ایک کاغذی کمپنی "واپڈا فرسٹ سکوک کمپنی" نے جاری کیا جو منگلا ڈیم کی توسیع کے لیے جاری کیے گئے۔ ان بانڈوں پر سود کا ایک شاندار ترڑ کا اس طرح لگایا گیا کہ ان کی ادائیگی چھ ماہ کے KIBOR ریٹ جمع 35 Basis پوائنٹ کے ساتھ کی گئی۔ اپنے سادہ لوح عوام کے لیے بتاتا چلوں کہ KIBOR کا مطلب ہے Karachi inter bank open market rate۔ یہ عالمی سطح پر لندن انٹر بینک اوپن مارکیٹ ریٹ کی طرح کا نظام ہے۔ اسے جو بھی نام دیں، کرنسی ریٹ کہیں یا کچھ اور، لیکن تمام معیشت دان جانتے ہیں کہ یہ دنیا میں سود کو ماپنے کا پیمانہ ہے کہ کس شرح سود پر بینک دوسرے بینکوں سے لین دین کر سکتے ہیں۔ یہ روزانہ کے حساب سے گھٹتا بڑھتا ہے۔ ان تمام سکوک بانڈز یا شیئرز جن پر حکومت ان کو منافع دے رہی ہے وہ KIBOR اور LIBOR کے شرح پر ہے۔ کون سا کاروبار اور کون سی تجارت اور کون سا نفع و نقصان' سود کو حلال کرنے کا ایک راستہ ہے۔ اس تمام سرمائے کو

6 Write in Sms: F Shaikh2u & Send to 40404

حکومت پاکستان کی ضمانت حاصل ہے۔کوئی بتا سکتا ہے موٹروے، منگلا ڈیم یا کسی اور منصوبے میں کتنا نفع اور کتنا نقصان ہوا۔ ساری حکومت نقصان میں ہے۔لیکن سکوک بانڈ پر KIBOR اور LIBOR کی شرح پر منافع کی ادائیگی ہو رہی ہے۔اس منافع کو وہ شراکت کا کھاتہ بتا کر سادہ لوح لوگوں کو اسلامی منافع دیئے جا رہے ہیں۔کیا حکومت کو پیسے دے کر ایک شرح پر منافع لینا نفع نقصان کا کاروبار ہے یا سود۔کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام؟ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کے افراد نے اللہ کے ایک حکم کی ایک خاص مکر کے ساتھ خلاف ورزی شروع کی۔ اللہ نے حکم دیا تھا کہ ہفتے کے دن کاروبار یا شکار وغیرہ نہ کرو۔انہوں نے دریا کے اندر نہریں بنا دیں اور ان نہروں میں جال لگا دیے۔ مچھلیاں ہفتے کے دن آتیں اور جالوں میں پھنس جاتیں' وہ انہیں پڑا رہنے دیتے اور اتوار کے دن نکال لیتے اور ساتھ تازہ شکار بھی کرتے۔ اللہ کے ساتھ مکروفریب کا یہ طریقہ ایسا تھا جس نے اللہ کے غضب کو دعوت دی اور حکم ہوا کہ ''جاؤ ہو جاؤ تم بندر'' اور وہ بندر بن گئے۔سوال پوچھا جاتا ہے کہ حل کیا ہے۔ مجھے حیرت ان مفتیان کرام پر ہے جو شلوار ٹخنے سے نیچے نہیں جانے دیتے، داڑھی کی لمبائی کم ہونے پر فسق کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں اور جن کے ہوتے ہوئے یہ سب ہو رہا ہے اور وہ خاموش ہیں' دلیل دیتے ہیں کہ ہم ایک راستہ نکال رہے ہیں۔ اللہ کے ہاں حق اور باطل میں کوئی درمیان کا راستہ نہیں۔ کسی گناہ پر آدمی خود کو، خاندان کو، دوستوں کو، قبیلے کو بلکہ پوری قوم کو مطمئن کر سکتا ہو گا لیکن کیا یہ جواز روزِ حشر اللہ کے سامنے دیا جا سکے گا۔